بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ، ۲ صلح ۱۳۶۲ ہش، ۲ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: یکم صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ میں یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عقیدت و احترام سے منایا گیا

مسجدِ اقصیٰ ربوہ میں نہایت وسیع جلسہ عام سے سلسلہ کے جید علماء کا خطاب

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پاک اور عشقِ الٰہی کے ایمان افروز واقعات کا نہایت دلگداز ذکر

اہلِ ربوہ اور جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی بہت بڑی تعداد نے ذوق و شوق سے شرکت کی سعادت حاصل کی

ربوہ: ۲۹ فتح / دسمبر۔ مرکز جماعت احمدیہ ربوہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بابرکت یوم نہایت احترام و عقیدت سے منایا گیا۔ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ عام لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام اور صدر عمومی مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب کے زیر انتظام وسیع پیمانے پر منعقد کیا گیا جس کی صدارت امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے کی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے جید علمائے کرام نے اپنی پر اثر تقاریر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور سوانح کو بیان کیا۔ اس جلسہ میں اہلِ ربوہ کی بڑی تعداد کے علاوہ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مہمانوں نے بھی بہت بڑی تعداد میں شرکت کی اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا اگرچہ موسم بہت خراب تھا لیکن پھر بھی ہزاروں ہزار احباب شریک ہوئے عورتوں کا نظام مسجد مبارک میں تھا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم خواجہ منظور احمد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد تقاریر کے سلسلے کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلی تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تھی ان کی تقریر کا عنوان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام انہوں نے کہا کہ اگر تمام کائنات کو ایک دائرہ فرض کیا جائے تو اس دائرے کا نقطۂ مرکزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات بابرکت قرار پاتی ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو دنیا جنت جہنم یا الغرض دو عالم کے پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی یہ ساری کائنات اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کر سکے۔ برنباس کی انجیل میں ذکر ہے کہ حضرت آدم کو پیدا کیا گیا تو انہوں نے آسمان پر سورج کی طرح چمکتی ہوئی تحریر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھی دیکھی۔ ان کے استفسار پر ان کو بتایا گیا کہ یہ سب سے عظیم نبی کے نام کا کلمہ ہے جس کی روح کو ۶۰ ہزار سال تک ایک چمکتی ہوئی روشنی میں اس لئے رکھا گیا تھا کہ کائنات کو پیدا کرنا تھا۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ الہام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر دی تھی۔ محترم مولانا نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کرنا انسان کے لئے ممکن نہیں سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود یہ مقام بیان فرمائیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان خود کو کہتے تھے اپنے یہ بیان فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بیان کے لئے خود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بھی کافی نہیں اس کے لئے خود خدا کی زبان چاہیئے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ واحد ہے اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور اپنی خدائیت اور فنا میں احد ہیں۔ مولانا نے کہا کہ آنحضرتؐ کا مقام یہ ہے کہ محمدؐ خدا تو نہیں ہیں لیکن اگر خدا کو دیکھنا ہو تو محمدؐ کو دیکھ لو۔ اس ضمن میں مولانا نے ایک باکمال بزرگ صوفی حضرت سرمدؒ کی زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا مرتبہ یہ بیان کیا کہ معراج میں حضورؐ آسمان پر نہیں پہنچے بلکہ خود آسمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زمین پر آ گیا۔

مولانا نے سیدنا حضرت اقدس کی کتب میں سے مدح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت اعلیٰ حوالے سنا کر آنحضرتؐ کے بلند مقام کو واضح کیا اور یہ بھی بتایا کہ کئی غیر احمدی جرائد میں حضرت اقدس کی نظمیں در مدح نبویؐ نقل کی گئیں ہیں۔

اس تقریر کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنے مخصوص متاثر کن لہجے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض و مقاصد واضح کئے اس سلسلے میں انہوں نے متعدد پہلوؤں سے اپنے موضوع کا بڑی جامعیت سے احاطہ کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے چار مقاصد تھے اول یہ کہ خدا تعالیٰ اس طرح سے کہ دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کا یقین آ جائے۔ دوسرا یہ کہ انسانوں کا تزکیہ کیا جائے اس طرح سے کہ دنیا خدا کی طرف جھک جائے تیسرا مقصد بعثت یہ ہے کہ انسانی دماغ کو وہ شعور عطا ہو جس سے وہ اعمال کی بجا آوری میں صحیح اور غلط کے تصور سے آشنا ہو جائے اور چوتھا یہ کہ احکام الٰہی کا فلسفہ (حکمت) سیکھ کر اپنے مقاصد میں آگے سے آگے بڑھ سکے۔

مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گوبر کی طرح ذلیل قوم میں آئے اور اپنے انفاخ قدسیہ کی بدولت اسے سونے کی ڈلی بنا دیا۔ مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف واقعات بیان کر کے یہ واضح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بابرکت اسوہ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپؐ کی کامل اتباع کی برکت سے اپنے طرز عمل میں زندہ خدا کے وجود کا ثبوت فراہم کیا۔ انتہائی گھبراہٹ کے عالم میں جب دشمن آپؐ کے سر پر پہنچ گیا اور آپؐ ایک غار میں بے یار و مددگار پناہ گزین تھے اس وقت بھی آپؐ نے کسی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا بلکہ پورے یقین اور تحدی سے کہا کہ اے ابوبکر مت غم کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے عشق الٰہی کا یہ عالم تھا کہ ایک دن بارش ہوئی تو آپ باہر نکل آئے منہ کھولا بارش کے چند قطرے زبان پر لئے اور فرمایا یہ میرے اللہ کی رحمت ہے۔ صحابہ کرام نے بھی اسی عشق و فدائیت کا مظاہرہ کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ نے اپنی زندگیوں کا حقیقی مقصد پا لیا۔ اصحاب رسول بستی سے اٹھے اور اپنے مولا سے جا ملے۔ اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد پورا ہو گیا۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد شریف صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صفات الٰہی کے مظہر اتم تھے۔ تمام انسانی کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اور عشق خداوندی کی منازل طے کیں اور محبت الٰہی میں آپؐ اتنے بڑھے کہ خود خدا تعالیٰ نے آپؐ کو اپنا محبوب بنا لیا اور اس حد تک آپؐ سے محبت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا کہ جو شخص میری (اللہ تعالیٰ کی) اطاعت کا حق ادا کرنا چاہتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے۔ مولانا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں محبت الٰہی کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ مولانا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن سے لے کر جوانی تک کے دور کے واقعات بیان کئے اور بتایا کہ جب غار حرا میں فرشتہ وحی لے کر آیا اور کہا کہ پڑھو تو فرمایا میں نہیں پڑھ سکتا دوبارہ اس نے کہا تو دوبارہ معذوری ظاہر کی۔ تیسری بار اس نے کہا اللہ کے نام سے پڑھو تو فوراً پڑھنے لگ

باقی صفحہ پر

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے کہ مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی ابن استاذی الاکرم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ کی رات کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عطاء النور ناصر راجیکی" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت مند زندگی بخشے۔ اور دین کا سچا خادم بنائے اور حسنات دارین سے نوازے اور اپنے دادا حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا صحیح معنوں میں قائمقام بنائے

(منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد دہلوی۔ سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

کلام الامام امام الکلام

سیدنا حضرت اقدس کا پُر معارف شیریں کلام

"کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے"

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل پُر معارف اشعار مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء کو خوش الحانی سے سنائے:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہی باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

آج اِن نوروں کا اک دور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفےٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مدت سے رہے آنکھ مدد رغبت کا کھد
جب سے عشق اس کا تہِ دل میں جمایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم اے مرے پیارے خمؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تیری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تیری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا مے خانہ جو اک مرجعِ عالم دیکھا
خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے میرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

(درثمین)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کریں

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندوں کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اُس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

ناظر بیت المال آمد ــــ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر 1

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء اجلاس اوّل ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا اسلامی تصوّر

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
تجھے پایا، ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے، اک بُت بنایا
ہمارے دل میں، یہ دلبر سمایا
وُہی آرامِ جاں، اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں، ربُّ البرایا

ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مبلغ))

مضمون کی اہمیت

ذاتِ باری تعالیٰ اور صفاتِ باری کا مضمون ایک ایسا اہم ترین مضمون ہے کہ پوری کائنات کے تمام مضامین ازل سے اُسی کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور ابد تک لگاتے رہیں گے۔ خداوند کریم کی ہستی کے ثبوت و دلائل تو کروڑوں سورجوں سے بھی بڑھ کر روشن ہیں مگر اُس کا مقدس وجود ایسا غیب الغیب، دقیق در دقیق، عمیق در عمیق دراء الوراء لطیف ترین اور نہایت درجہ مخفی ہے کہ کوئی انسان اُسے اپنی جسمانی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا اور نہ اپنی ناتمام عقل سے پا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ محسن خدا (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) اپنے عاجز بندوں پر رحم کرتے ہوئے ہر زمانہ میں اپنے برگزیدہ رسولوں اور نبیوں پر ظاہر ہوا، اُنہیں اپنی زبردست قدرتوں کے بے شمار آسمانی نشانات اور عجائب دکھلائے اور انا الموجود کی پیاری آواز سے ان کو یقین اور بصیرت کے بلند مینار تک پہنچا دیا۔

سالکوں کے شہنشاہ

بارگاہِ حضرت احدیت کے ان سب عاشقوں اور محبوبوں اور سالکوں کی جماعت کے شہنشاہ ہمارے سیّد و مولا، سید المطہرین، شفیع المذنبین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضور سلسلۂ انبیاء میں واحد زندہ نبی ہیں جن کی روحانی آنکھوں کو وہ نور بخشا گیا جو خدا تعالےٰ کی کامل تجلّی کا مشاہدہ کر سکے اور وہ نورانی دل اور نورانی سینہ عطا ہوا جو اس کا مکمل انعکاس کر سکے۔ جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ ایک نور ہے۔ اس لیے نور نے نور کو قبول کر لیا۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولا سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ربوبیت الٰہیہ اور تجلیاتِ ربانیہ کا ایسا بے مثال انعکاس ہوا کہ آپؐ کا ذرّہ ذرّہ خدائے ذوالعرش کا تخت گاہ بن گیا اور آپ کا دل عرشِ عظیم قرار پایا) اور جس طرح آنحضرتؐ سب انبیاء سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع اور اجلیٰ و اصفیٰ تھے اسی طرح آپؐ کو قرآن کی شکل میں اسلام جیسا کامل و مکمل دین بھی عطا کیا گیا۔

خالق کائنات تک پہنچانے کی خوشخبری

وہ انسان جو قریباً چھ ہزار سال قبل غاروں کی اتھاہ اور تاریک گہرائیوں میں رہتا تھا۔ اب رازِ کائنات دریافت کرنے کے لیے آسمان کی پہنائیوں میں محو پرواز ہے اور مریخ تک پہنچ چکا ہے جس کا فاصلہ ہم سے تقریباً ساڑھے تین کروڑ میل اور سورج سے تقریباً چودہ کروڑ بیس لاکھ میل ہے۔ بلاشبہ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی یہ حیرت انگیز کامیابی ہے مگر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل اس سے بڑھ کر ہر فردِ بشر کو یہ خوشخبری سنائی کہ ہم تمہیں چاند مریخ اور سورج بلکہ ہر وہ جہاں کے خالق و مالک تک پہنچا سکتے ہیں چنانچہ قرآن کریم کا یہ خارق عادت کمال اور علمی معجزہ ہے کہ اُس نے جہاں جہاں کائناتِ عالم کی وسیع سرحدوں، اس کی تسخیر کی جدوجہد اور اس سلسلہ میں آخری زمانہ کی ایجادات کی خبریں دی ہیں، وہاں نہایت بلیغ اور پُر حکمت اشاروں اور کنایوں اور پہیلیوں میں اس بنیادی حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ انسانی روح اور فطرت میں ازل سے تسخیر کائنات کا جو بے پناہ ولولہ اور جوش رکھا گیا ہے وہ محبوبِ حقیقی کی تلاش و جستجو کی طرف راہنمائی کے لیے ہی رکھا گیا ہے اس لیے بنی نوع انسان کا واحد نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ ہم کسی طرح اس پوری کائنات کے خالق و مالک خدا کی عالی بارگاہ تک رسائی حاصل کر لیں اور اس دنیا میں ہی اس کے عرفان اور لقاء اور رؤیت کا شرف حاصل کر لیں تا ابدی زندگی پا سکیں چنانچہ قرآن کریم نے سورہ کہف کے آخر میں مغربی اقوام کی ایجادات کی خبر دینے کے بعد اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آنے کی واضح بشارت دی ہے۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے جو اہم اور ضروری وسائل و ذرائع ناگزیر ہیں۔ الغرض اولین وسیلہ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا صحیح تصوّر ہے۔

ذاتِ باری کا تصوّرِ اسلامی

اسلام نے ذاتِ باری کی حیرت انگیز تفصیلات پر ایسی شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے کہ گویا دن ہی چڑھا دیا ہے جس کی نظیر دوسرے مذاہب عالم کی تاریخ میں نہیں مل سکتی اور قرآن کریم وہ منفرد الٰہی کتاب ہے جس نے خدا کی ہستی کے بے شمار دلائل بیان فرمائے ہیں مگر ساتھ ہی اظہار تعجب بھی کیا ہے کہ کارخانۂ عالم کے وسیع و عریض اور محیّر العقول نظام کو دیکھنے والا شخص اس کے صانع حقیقی سے منکر کیسے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (ابراہیم: ۱۱)

تمہیں اللہ کے بارہ میں بھی کوئی شبہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے؟

حالانکہ یہ ایسی بدیہی صداقت ہے کہ عرب کے بدوؤں اور چرخہ کاتنے والی عورتوں سے لے کر موجودہ اٹامک دور کے فلاسفروں اور سائنسدانوں کو بھی اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

عرب کا ایک بدّو

عرب کے ایک بدّو سے کسی نے پوچھا کہ تیرے پاس وجود خدا کی کیا دلیل ہے؟ اس نے جواب دیا۔ جب کوئی شخص جنگل میں سے گزرتا ہوا ایک اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ سے کسی اونٹ کا گزر ہوا ہے اور جب وہ صحرا کی ریت پر کسی آدمی کے پاؤں کا نشان پاتا ہے تو یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گزرا ہے تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں کے اور یہ آسمان مع اپنے سورج اور چاند اور ستاروں کے دیکھ کر خیال نہیں جاتا کہ ان کا بھی کوئی بنانے والا ہو گا؟۔

(ہمارا خدا از قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صفحہ ۵۲)

چرخہ کاتنے والی بڑھیا

ایک بڑھیا چرخہ کات رہی تھی۔ ایک دہریہ عورت نے اُس سے خدا کے متعلق کوئی معقول ثبوت مانگا۔ بڑھیا نے چرخہ چلانا چھوڑ دیا۔ اور پوچھا کہ اب یہ چرخہ کیوں نہیں چلتا۔ اُس نے فوراً کہا کہ تم نے چرخہ چلانا چھوڑ دیا ہے۔ بڑھیا نے جواب دیا۔ جب ایک چرخہ بھی بغیر کسی چلانے والے کے نہیں چل سکتا تو اس قدر عظیم نظامِ قدرت، زمین و آسمان، سورج چاند، ستارے وغیرہ بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتے ہیں۔

(مخزنِ اخلاق صفحہ ۱۲۳)

امریکن سائنسدان

پروفیسر ایڈوِن کانکلن ایک مشہور سائنسدان نے امریکہ کے مشہور رسالہ "ریڈرز ڈائجسٹ" بابت ماہ مئی ۱۹۵۶ء (صفحہ ۸۷) میں لکھا:۔

"یہ خیال کرنا کہ زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ہوا ہے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی۔

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۵۹ء صفحہ ۳)

حضرت اقدس نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

قرآن عظیم کا لفظ لفظ چونکہ کلام اللہ ہے اس لیے جس طرح صحیفۂ فطرت کے پتہ پتہ سے خدا کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح اس پاک اور ربانی کتاب کی ہر آیت بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کے س تک، خدا تعالیٰ کی ذات وصفات کے لیے آئینۂ حق نما ہے اور اس میں زبردست اقتداری اور آفاقی اور انفسی نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی واضح اور نمایاں تصویر ملتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص معرفت کی آنکھ اور ایمان کے نور سے اس کو بنظرِ غائر مشاہدہ کرے تو اس کی روح پکار اٹھے گی کہ اس کے لفظ لفظ میں خدائے قادر کے وجود کا بیان ہوا ہے اور یہ فخر اور یہ امتیاز اور خوبی اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی الہامی کتاب میں موجود نہیں۔

اللہ ۔ اسم اعظم

اسلام جس زندہ اور ازلی اور ابدی اور کامل خدا کو پیش کرتا ہے اس کا ذاتی اور مخصوص نام اللہ ہے جو اسم اعظم کہلاتا ہے اور جو قرآن مجید میں ۲۶۹۷ بار استعمال ہوا ہے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ" جلد ۳ حصہ اوّل صفحہ ۱۴۴ دانش گاہ پنجاب لاہور)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

" قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اُس ذاتِ کامل کا نام ہے جو معبودِ برحق، مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام رذائل سے منزہ اور واحد لاشریک اور مبدءِ جمیع فیوض ہے"۔

(تفسیر سورۂ فاتحہ صفحہ ۷۴)

بلاشبہ لفظ "اللہ" کی یہ اصطلاحی تعریف قرآن مجید کے گہرے اور باریک مطالعہ کا شاہکار ہے بایں ہمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل نے واضح لفظوں میں بتایا کہ اللہ کا اسم کسی اور سے مشتق نہیں اور سوائے خدائے علیم وخبیر کے کوئی بھی اُس کے معنے نہیں جانتا (اعجاز المسیح صفحہ ۱۱۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۵)

اسلام کا فخر وامتیاز

حضرت مصلح موعود نے اپنے شہرۂ آفاق لیکچر "ہستیٔ باری تعالیٰ" (صفحہ ۹۹) میں اور اپنی معرکۃ الآراء اور لاجواب تفسیر کبیر جلد چہارم (صفحہ ۲۴۵) میں یہ انکشاف فرمایا ہے کہ اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کوئی نہیں نہ یہودیوں میں، نہ عیسائیوں میں، نہ بدھوں میں، نہ ہندوؤں میں، نہ زرتشتیوں میں، نہ کسی اور مذہب میں۔ صرف صفاتی نام ہیں جیسے ہندوؤں میں پرماتما کا لفظ ہے یعنی بڑی آتما، پوم ایشور یعنی بڑا ایشور۔ اسی طرح زرتشتیوں میں اَھُورَمَزْ اور یزدان نام ہیں جو دونوں صفاتی ہیں مسیحیوں میں بھی کوئی مخصوص نام نہیں البتہ اناجیل میں خدا تعالیٰ کو خاص طور پر جس لفظ سے یاد کیا گیا ہے وہ باپ ہے جو صفاتی نام ہی ہے یہوداہ یہودیوں کا خدا۔ یہودیوں میں خدا کو یہوہ کہتے ہیں جس کے متعلق تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بھی اسم ذات نہیں بلکہ اسمِ صفت ہے جو "یاھُو" سے مرکب ہے یعنی اے وہ جو ہے گویا خدا کے نام کا پتہ ہی نہیں۔ اسکی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی شخص دُور فاصلہ پر جا رہا ہو جس کا نام معلوم نہ ہو مگر اسے بلانے کی ضرورت ہو تو کہا جاتا ہے کہ ارے ٹھہر جاؤ اسی طرح یہوہ وا نام ارے کا قائم مقام ہے

یہوہ کے نام پر تشدد

یہودیوں کے ہاں یہوہ کے نام کا غیر معمولی ادب کیا جاتا ہے۔ یہ بنی اسرائیل میں خدا کا خاص نام ہے جو اسے دنیا کی دوسری اقوام کے معبودوں اور خداؤں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہودی علماء کا یہ عقیدہ تھا کہ خدا کا یہ خاص نام ہر وقت نہیں لیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کی بے ادبی ہے۔ صرف ان کے علماء ہی نام لے سکتے تھے اور انہی کو اس کا صحیح تلفظ آتا تھا۔ دستور یہ تھا۔ کہ یہودیوں کا سب سے مقدس پیشوا سال میں ایک مذہبی تہوار میں سب سے پاک جگہ یعنی بیت المقدس کے اندر صرف ایک بار یہ نام لے سکتا تھا۔ سب لوگ خاموشی کے ساتھ اسے سنتے۔ کسی کو اس کے دہرانے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ یہودی اخبار اگر یہ نام پبلک میں لیتے تو بگاڑ کر لیتے تاکہ گناہ نہ ہو۔ اس قدر اخفاء کے باوجود مصریوں نے بڑی کوشش سے اس نام کو دریافت کیا اور یہ خیال کر کے کہ اس نام کی برکت سے یہودیوں نے ہم پر فتح پائی تھی اس نام کو اپنے جادوؤں میں داخل کر لیا چنانچہ مصری جادوگر یہوداہ کا نام ضرور لیتے تھے۔

اس سلسلہ میں یہودی علماء ایسے متشدد واقع ہوئے تھے کہ بائبل کی تلاوت کرتے وقت یہود کے لیے اس نام کی تلاوت منع تھی اور خلاف ورزی پر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا بلکہ شارحین بائبل نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ غیر یہودی بھی اگر یہ نام لے تو اسکی سزا بھی قتل ہے (ہستی باری تعالیٰ صفحہ ۹۰ از حضرت مصلح موعود) "میثاق النبیین" حصہ دوم صفحہ ۱۱۷ تا صفحہ ۱۲۴ از جناب عبدالحق صاحب ودیارتھی)

اللہ کی پنجوقتہ منادی

یہودی مذہب کے مقابل پر اسلام نے خدا کے قرب اور اظہار محبت کی راہیں وسیع اور کشادہ کر دیں اور حکم دیا کہ آسمانی نوبت خانوں کے ذریعہ دنیا کے ہر ملک ہر شہر ہر گاؤں ہر بستی ہر پہاڑی، ہر میدان، ہر گلی کوچہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت اللہ کے ذاتی نام کی بلند آواز سے یہ پُرشوکت منادی کی جائے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمدًا رسول اللہ ۔ سنو میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اس کے مقابل میں بالکل ہیچ ہو جاتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اس کی طاقت کے سامنے دم مار سکے اور سنو، میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ "محمد رسول اللہ" کے سوا آج اللہ کے احکام دنیا کو کوئی نہیں سنا سکتا ہے وہ خدا کی زبان ہے۔

(سیر روحانی جلد سوم صفحہ ۲)

آسمانی نوبت خانہ کی منادی کی یہ پُرکیف اور روح پرور تشریح میں نے حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں پیش کی ہے اب میں آپ کو امام الزمان مجدد الف آخر سیدنا حضرت اقدس کی رقم فرمودہ ایک عارفانہ تحریر سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

" یہ اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللہ کے نہیں۔ پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے۔ پھر عصر کو بھی یہی آواز، پھر مغرب کو بھی یہی آواز اور پھر عشاء کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے؟!"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۴۱ طبع اوّل)

سورۂ اخلاص ۔ توحید اسلامی کا چارٹر

صحابیٔ رسول عربی حضرت ابی ابن کعب سے مروی ہے کہ مکہ کے مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے رب کا نسب نامہ بیان کرو۔ اس پر سورۂ اخلاص نازل ہوئی۔ (الدر المنثور للسیوطیؒ جلد ۶ صفحہ ۴۱) جو توحید اسلامی کا مکمل چارٹر ہے۔

سورۂ اخلاص سے زرتشتیوں کے اہرمن و یزدان، ہندوؤں کے دیوی دیوتوں اور بگڑی ہوئی عیسائیت کے عقیدۂ تثلیث فی التوحید کے سب باطل نظریئے پاش پاش ہو جاتے ہیں۔

تین اقانیم کے فوٹو پر دلچسپ تبصرہ

حضرت اقدس نے "انجام آتھم" صفحہ ۳۶ میں عیسائیوں کی شائع کردہ تصویروں سے عیسائیوں کے مثلث خدا اور اس کے تین ممبرانِ کمیٹی یعنی تین اقانیم کا فوٹو شائع فرمایا اور پھر لکھا۔

" یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کے زعم میں ہمیشہ کے لیے مجسم اور ہمیشہ کے لیے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں اور پھر بھی یہ تینوں مل کر ایک خدا ہے لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمیں بتلا دے کہ باوجود اس دائمی تجسم اور تمغیر کے یہ تینوں ایک کیونکر ہیں بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کر کے تو دکھلا دے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں کو کوٹ کر بھی بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا ہرگز ایک نہیں ہو سکیں گے پھر جبکہ اس خاکی جسم کے حیوان باوجود امکانِ تحلیل اور تفریق جسم ایک نہیں ہو سکتے۔ پھر تین مجسم جن میں بموجب عقیدہ عیسائیاں تحلیل اور تفریق جائز نہیں کیونکر ایک ہو سکتے ہیں"۔

حضرت مصلح موعود کی پادری فرگوسن سے گفتگو

حضرت مصلح موعود کی عمر مبارک قریباً ۱۴ سال ہوگی کہ ڈلہوزی میں آپ کی ایک مشہور پادری (غالباً فرگوسن) سے مسئلہ تثلیث پر گفتگو ہوئی۔ سامنے میز پر ایک پنسل پڑی تھی۔ آپ نے پادری صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ پنسل اٹھانے کی ضرورت ہو اور آپ اس وقت مجھے بھی اور اپنے ساتھیوں اپنے بیرے اپنے باورچی اور اپنے اردگرد کے ہمسایوں کو بھی آواز دیں کہ آؤ اور میری مدد کرو اور جب سارا محلہ اکٹھا ہو جائے تو آپ یہ کہیں کہ یہ پنسل میز پر سے اٹھا کر میرے ہاتھ میں رکھ دو تو وہ آپ کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ پادری صاحب کہنے لگے پاگل سمجھیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ جب باپ، بیٹا اور روح القدس میں سے ہر ایک اکیلے اکیلے دنیا پیدا کرنے پر قادر تھے تو تینوں کا کامل ہو کر بھی یہ کام کرنا ان کے جنوں کی علامت نہیں تو اور کیا ہے۔ پادری فرگوسن اس پر بالکل لاجواب ہو گئے۔ (تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۲۲ صفحہ ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا دلچسپ واقعہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بانی احمدیہ مسلم مشن امریکہ ایک دفعہ لندن کے کسی پادری کے کتب خانہ میں جس پر TRINITY BOOK SHOP یعنی کتب خانہ تثلیث مقدس کا سائن بورڈ نصب تھا تشریف لے گئے۔ پادری صاحب نے حضرت مفتی صاحب کو بتایا کہ ہمارے نزدیک باپ اور بیٹا اور روح القدس تینوں خدا ہیں مگر پھر بھی خدا تین نہیں بلکہ صرف ایک ہے۔ یہ روحانی راز ہے کہ تین ایک ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے بہت سمجھایا کہ یہ فارمولا بالکل غلط ہے کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ تین ایک ہوں اور ایک تین مگر پادری صاحب اپنی بات پر مُصر رہے جب گفتگو لمبی ہونے لگی تو حضرت مفتی صاحب نے قریب کی میز سے ایک کتاب لی جس کی قیمت تین شلنگ تھی۔ حضرت مفتی صاحب نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک شلنگ نکالا اور پادری صاحب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا لیجئے۔ اس کی قیمت۔ پادری صاحب نے کہا اس کتاب کی قیمت تو تین شلنگ ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے بے ساختہ جواب دیا کہ تین ایک ہیں اور ایک تین۔ اس کو قبول فرمائیں پادری صاحب بولے جناب معاملہ کی بات اور ہے اور مذہب کی اور۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہ عجیب مذہب ہے کہ معاملہ کے وقت اور ہو جاتا ہے۔ پادری صاحب اگر آپ اسلام کا مطالعہ فرمائیں تو دیکھیں گے کہ وہ ہر حالت میں ایک جیسا رہتا ہے خواہ ہم بازار میں ہوں یا مسجد میں (لطائف صادق صفحہ ۱۰۱ مرتبہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مرحوم)

اسلام کا خدا

حضرت اقدس کیا خوب فرماتے ہیں:۔

"اسلام کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانونِ قدرت اور صحیفہ فطرت سے نظر آرہا ہے۔ اسلام نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کا نورِ قلب اور انسان کا کانشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۳-۱۴)

نیز فرمایا

"ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود پر قسم اٹھائے گا۔ اس کو آخرکار اسی خدا کی طرف آنا پڑیگا جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ صحیفہ فطرت کے ایک ایک پتے میں اس کا پتہ ملتا ہے اور بالطبع انسان اسی خدا کا نقش اپنے اندر رکھتا ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۸۳)

صفاتِ باری کا اسلامی تصور

ذاتِ باری کا ذکر کرنے کے بعد اب میں صفاتِ باری کی طرف آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بکثرت دہرانا اسلامی تصوف کی روح اور جان ہے اور جس طرح خلائی جہاز میں سیرِ افلاک کرنے والا ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے لباس اور خوراک سے بے نیاز ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب بندۂ مومن خالقِ کائنات کی طرف آسمانی سفر اختیار کرتا ہے تو اس کا ذکرِ الٰہی سے علیحدہ ایک دم بھی بسر کرنا روحانی موت کو دعوت دینا ہے۔ خود اس کو بھی یقین ہو جاتا ہے کہ میں اگر طرفۃ العین کے لیے بھی یادِ الٰہی سے غافل رہا تو میری ہلاکت یقینی ہے حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ ذکرِ الٰہی کی نہایت لطیف مثال سوچ آن (SWITCH ON) کرنے سے دی اور فرمایا کہ اگر سوچ آن کر دیا جائے تو روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور نہ کیا جائے تو پھر اندھیرا ہی رہتا ہے (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۵)

حضرت اقدس کا عینی مشاہدہ و تجربہ ہے عشق اور محبت کے جوش میں جو یادِ الٰہی کی جاتی ہے۔ اس سے مومن کی روحانی قوتیں ترقی کرتی ہیں۔ آنکھ میں قوتِ کشف نہایت صاف اور لطیف طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ کان خدا کے کلام کو سننے میں اور زبان پر وہ کلام نہایت لذیذ اور اعلیٰ اور اصفیٰ طور پر جاری ہو جاتا ہے اور رویائے صادقہ بکثرت ہوتے ہیں جو فلقِ صبح کی طرح ظہور میں آجاتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۶ طبع اول روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۴)

صفاتِ الٰہیہ کے تکرار کی اہمیت

ذکر اللہ کی یہ آسمانی تاثیرات و عجائبات، صفاتِ الٰہیہ کے کثرت تکرار اور زبان سے دہرانے اور قلب میں نقش کرنے کے سوا ہرگز پیدا ہی نہیں ہو سکتے کیونکہ کسی وجود سے عشق و محبت یا حسن سے پیدا ہوتا ہے یا احسان سے اور یہ دونوں امور صفاتِ الٰہیہ کے وِرد ہی سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کا صحیح تصور نہ ہو تو اس سے ذاتی متعلق کیسے ہو سکتا ہے؟۔

"بھوپال کے لوگوں کا اللہ میاں"

حاجی الحرمین الشریفین حضرت حافظ مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول سنایا کرتے تھے کہ انہوں نے ایک دفعہ ایک رویاء میں دیکھا کہ بھوپال سے باہر ایک پل ہے وہاں مخدوم یعنی کوڑھی پڑا ہوا ہے جو آنکھوں سے اندھا ہے ناک اس کا کٹا ہوا ہے، انگلیاں جھڑ چکی ہیں اور تمام جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہے اور مکھیاں اس پر بھنبھنا رہی ہیں۔ فرمایا مجھے یہ دیکھ کر سخت کراہت آئی اور میں نے پوچھا۔ بابا تو کون ہے وہ کہنے لگا۔ میں اللہ میاں ہوں۔ مجھ پر سخت دہشت طاری ہوئی اور میں نے کہا تم اللہ میاں ہو؟ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں۔ ہم جو اللہ تعالیٰ سے عشق اور محبت کرتے ہیں تو کیا اسی شکل پر؟ اس نے کہا انبیاء جو کہتے آئے ہیں وہ بالکل ٹھیک اور درست ہے میں اصل اللہ میاں نہیں۔ میں بھوپال کے لوگوں کا اللہ میاں ہوں۔ یعنی بھوپال کے لوگوں کی نظروں میں میں ایسا ہی سمجھا جاتا ہوں۔

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات صفحہ ۶۰ صفحہ ۶۱)

ذکرِ الٰہی

حضرت مصلح موعود مقربانِ درگاہِ الٰہی میں ایک موعود مقام رکھتے تھے۔ حضور نے ۲۰ اپریل ۱۹۵۱ء کو خاص اس موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے حسن پر اطلاع ہو اور یہ امر خدا کی صفات کو بار بار دہرانے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اور ظاہری آنکھ سے وہ پوشیدہ ہے۔ اسے دل کی آنکھ سے دیکھا جائے گا اور اس کی آواز کو دل کے کان سے سنا جائے گا۔ شریعت نے اسی لیے یہ طریق بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حسن الفاظ میں بیان کیا جائے، اسے بار بار دہرایا جائے اور آنکھوں کے سامنے اس کی تصویر لائی جائے تا انسان مجبور ہو جائے کہ اس سے پیار کرے اور اسی کا نام قرآنِ کریم میں ذکرِ الٰہی رکھا گیا ہے۔"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات صفحہ ۱۰۴)

صفاتِ الٰہیہ کے ذکر کی ضرورت اور اس کے فلسفہ پر روشنی ڈالنے کے بعد میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے لیے "الاسماء الحسنیٰ" کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے چنانچہ سورۂ حشر میں فرمایا

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ط

(آیت: ۲۵) یعنی خدا ہی کے واسطے سب اچھے نام ہیں۔

(باقی)

ناشکری نہیں کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل اس کثرت اور تواتر سے نازل ہو رہے ہیں کہ اس کے فضلوں کی بارش رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں ان فضلوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے اور ہر وہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کر دینی چاہیئے جس کا غلبۂ دینِ حق کی مہم مطالبہ کرتی ہے۔"

(بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضلع سیالکوٹ میں مسجد بشارت سپین کے افتتاحی مناظر کی دلچسپ نمائش

ضلع سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور مسجد بشارت سپین جس کا افتتاح ۱۰ ستمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ افتتاحی مناظر کی تصاویر مندرجہ ذیل مقامات پر دکھائی گئی۔

۱۔ کنجروڑ تحصیل شکر گڑھ — ۱۱ دسمبر بروز ہفتہ ۸ بجے تا ۱۰ بجے شب

۲۔ ڈیڑیانوالہ — ۱۲ دسمبر ۶½ بجے شب تا ۱۰½ بجے شب (خواتین اور مردوں کے لئے الگ الگ انتظام کیا گیا)

۳۔ مراڑہ (ظفروال) — ۱۳ دسمبر ۷ بجے تا ۹ بجے

۴۔ بھڈال — ۱۴ دسمبر ۷ تا ۸½ بجے

ان مقامات پر احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ مردوں، عورتوں اور بچوں نے بڑی دلچسپی سے یہ افتتاحی مناظر دیکھے۔

مراڑہ ظفروال میں مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے بھی شرکت کی اور نصف گھنٹہ تک نہایت پُر اثر تقریر کی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے آمین

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹینڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کو درج ذیل ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے منظور شدہ ٹھیکیداران سے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۳/۱/۸۳ کو دفتر ضلع کونسل جھنگ میں ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ زرِ ضمانت کال ایٹ ڈیپازٹ کی صورت میں ٹینڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا۔ کال ایٹ ڈیپازٹ صرف ضلع جھنگ کے بینکوں سے تیار شدہ قابلِ قبول ہوگی۔

ٹینڈر فارم بحساب -/۲۵ روپے فی فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر صاحب ضلع کونسل جھنگ سے ۳/۱/۸۳ کو دورانِ اوقاتِ کار حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

بلوں کی ادائیگی فنی طور پر منظور شدہ تخمینہ جات کے مطابق دی جائے گی۔ میٹریل اور مشینری بذمہ ٹھیکیدار ہوگا۔ مزید برآں چھوٹے چھوٹے کاموں کے تخمینہ جات کی فہرست دفتر سے دورانِ اوقاتِ کار ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعاد
۱:۔	تعمیر سڑک چنڈ کالا بالی رحسن خاں	-/۶،۵۷،۵۰۰	-/۳۳،۱۲۰۰	۹ ماہ
۲:۔	تعمیر سڑک عدلانہ ورٹہ	-/۸۸،۱۵۰۰	-/۱۷،۱۸۰۰	۹ ماہ
۳:۔	تعمیر بھوانہ کلوکہ ٹاہلی منگینی	-/۴۰،۷۶۰۰	-/۸۲۰۰	۶ ماہ
۴:۔	تعمیر لنک روڈ دربار حضرت سلطان باہو	-/۳۴۰۵۰۰	-/۶۸۰۰	۶ ماہ
۵:۔	تعمیر سڑک چک ۴۹۳ کوٹ مرزا روڈ	-/۳۰۰،۰۰۰	-/۶۰۰۰	۶ ماہ
۶:۔	متھرا مین پور روڈ	-/۲۰۰،۰۰۰	-/۴۰۰۰	۶ ماہ
۷:۔	پختگی لنک روڈ پیر عبدالرحمان	-/۱۱۶،۰۰۰	-/۲۳۲۰	۶ ماہ
۸:۔	مرمت سڑک بھوانہ خیر والا	-/۵۰،۰۰۰	-/۱۰۰۰	۶ ماہ
۹:۔	کشادہ چیل ہائے انہار سڑک بھوانہ خیر والا تابع منظوری محکمہ انہار	-/۳۰۰،۰۰۰	-/۴۰۰۰	۶ ماہ

ب:۔ ٹھیکہ جات:۔ ضلع کونسل جھنگ کے درج ذیل ٹھیکہ جات کا نیلام عام بمطابق تواریخ مقامات اور اوقاتِ کار مندرجہ محاذ کیا جائے گا۔ شرائطِ نیلام موقع پر سنائی جائیں گی۔ یا کسی بھی روز دوران دفتری اوقاتِ کار دفتر ٹیکنیشن انسپکٹر ضلع کونسل جھنگ سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ لہٰذا خواہشمند حضرات نیلام میں شرکت فرما کر فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ بوقت نیلام بولی دہندگان کو شناختی کارڈ کی فوٹو سٹیٹ کاپی پیش کرنا ہوگی۔

نمبر شمار	نام ٹھیکہ	میعاد	تاریخ	وقت	مقام
۱:۔	منڈی مولیشیاں احسن پور ہنگلہ	۱/۱/۸۳ تا ۳۱/۱۲/۸۳	۳۱/۱/۸۳	۱۲ بجے	بمقام جناح ہال
۲:۔	ٹول ٹیکس جنیوٹ کوٹ خدایار روڈ	ایک سال	"	"	ضلع کونسل جھنگ
۳:۔	" " رسالہ والا پنڈی بھٹیاں	"	"	"	"
۴:۔	سفید پلاٹ تین مرلہ متصل پرانا ریس کلب جھنگ	"	"	"	"
۵:۔	اراضی ماچھیوال ۸ مرلہ کنال	"	"	"	"
۶:۔	" سرنشگا ۲/۱ ایکڑ	"	"	"	"
۷:۔	" سول اسٹیشن ۲ کنال	"	"	"	"
۸:۔	" ورٹہ ۶ کنال	"	۴/۱/۸۳	"	بمقام ورٹہ موضع
۹:۔	دکان نمبر ۲ و ۹ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۳۲	"	۴/۱/۸۳	"	بمقام دفتر لوکل فنڈ محکمہ جنیوٹ
۱۰:۔	اراضی چک نورنگ شاہ ۱۶ مرلہ کنال	"	۵/۱/۸۳	۱۲ بجے	بمقام موضع چک نورنگ شاہ

نیلام عام درختان

مندرجہ ذیل سڑکات کے محاذ میں درج شدہ تعداد درختان کی کاروائی نیلام عام بتاریخ ۱۹/۱/۸۳ بوقت ۱۱ بجے بمقام دفتر ضلع کونسل جھنگ کی جائے گی۔ نیلام کئے جانے والے درخت، خشک، گرے ہوئے عمر رسیدہ، کھوکھلے ہیں۔ درختوں پر چونے اور رنگ سے نشان لگائے گئے ہیں ٹھیکہ دار چوب کے لئے نادر موقع ہے۔ تاریخ مقررہ کو نیلامی میں شمولیت کر کے فائدہ اٹھائیں۔ بولی سے قبل ہر بولی دہندہ مبلغ ایک ہزار روپیہ زرِ ضمانت قابلِ واپسی داخل کرے گا۔ زرِ نیلام کا ایک چوتھائی (۱/۴ حصہ) بعد اختتام بولی موقع پر وصول ہوگا۔ بقایا زرِ نیلام منظوری کے بعد تمام وصول کیا جائے گا۔ اور کٹائی کی اجازت دی جائے گی۔

تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام سڑک	تعداد درختان	اندازہ تخمینہ عمارتی	اندازہ ٹیکہ عمارتی	اندازہ بالن ہر قسم	کیفیت
۱	ریلوے روڈ جھنگ مدد کی	۵۰ عدد نوعمر	-	۸،۹۵۵ کمرشل	۱۰۵-۳۰ من	درخت انڈر سائز ہیں
۲	جھنگ شاہ پور کوٹ عیسیٰ	۷ عدد	-	۴۳،۶۹ "	۵۵-۰۰ "	معمر ہیں۔ میل ۱۵
۳	ریلوے فیڈر گھمالہ رستم سرگانہ	۶۵ "	۴،۹۹ کمرشل	۸۰،۱۸۸ "	۲۱۵-۳۰ "	بیشتر انڈر سائز
۴	لنک روڈ ماچھی سلطان	۲۸ "	۶،۷۷۵ "	۲۲،۰۷ "	۵۹-۲۰ "	" " "
۵	جھنگ شاہ پور کوٹ عیسیٰ شاہ	۱۷۰ "	۳۱،۲۲ "	۱۲۹،۶۴ "	۱۳۵۱-۱۰ "	میل نمبر ۲۲ تا ۳۲ تک
۶	شیخ چوہڑ بلوآنہ روڈ	۶۸ "	۱۷۴،۵۶ "	۴۸،۷۲ متفرق	۵۵۹-۲۰ "	
				۶۲۵،۵۵		
				۱۸،۳۸ برس		
				۱۲،۶۶ ٹیکر		
۷	رورل ڈسپنسری کوٹ عیسیٰ شاہ	۳ "	-		۳۲-۰۰ "	
۸	جھنگ گجھڑی ملتان	۱۷ "	۲۵،۰۱ خام	-	۵۱-۲۰ "	انڈر سائز
۹	ریلوے فیڈر مدد کی	۹ "	-	۵،۶۷ "	۱۱-۱۰ "	" "
۱۰	شور کوٹ بھنگو	۶۷ "	-	۳۹،۳۲ "	۱۸۳-۰۰ "	" "
۱۱	رشید پور احمد پور کچہ روڈ	۴۹ "	۵،۱۲۳ "	۶،۵۶۰ "	۱۸۷-۰۰ "	-
۱۲	شور کوٹ ڈبکلاں روڈ	۹۳ "	۸،۲۷ "	۱۶۱،۳۶ "	۲۸۲-۰۵ "	میل ۳ تا ۱۰ تک
۱۳	رورل ڈسپنسری ڈبکلاں روڈ	۲۰ "	۹۸،۱۵ "	۲۲،۸۵ "	۲۷۸-۲۰ "	
۱۴	حویلی بہادر شاہ رستم سرگانہ روڈ	۶۶ "	۹۲،۸۹ "	۱۳،۹۷ "	۲۲۳-۳۵ "	
۱۵	احمد لنگر کالووال پرانا اسٹیشن کوٹ لسیر شاہ	۷۹ "	۲۹،۸۲ "	۶،۰۱۳ "	۱۴۸-۳۰ "	
۱۶	جنیوٹ سامیوال ربوہ دھرکانہ	۱۸۰ "	۷،۵۹ "	۹۷،۸۲۶ "	۱۸۳-۲۰ "	میل ۹ تا ۲۲ تک (۱)
۱۷	" " " "	۱۷۹ "	۳۰،۴۳ "	۴۸۱،۷۲ "	۱۱۷۹-۰۰ "	میل ۳ تا ۱۶ تک (۲)
۱۸	" " " "	۲۶۶ "	-	۷۴۲،۰۲ "	۷۱۹-۰۰ "	میل ۱۷ تا ۱۹ (۳)
۱۹	" " " "	۵۹ "	-	۱۵۷،۳۶ "	۱۱۸-۱۰ "	میل ۲۴ تا ۲۵ نوبڑار
۲۰	گوجرہ کوٹ بھائیوں روڈ میل ۱ تا ۵	۸۹ "	۸۵،۱۳ "	۵۶۹،۲۵ "	۵۲۹-۰۰ "	لاٹ نمبر ۱ گوجرہ موڑ
۲۱	" " " " " ۶ تا ۹	۱۴۶ "	۳۲۲،۲۸ "	۵۹۸،۸۲ "	۵۴۱-۰۵ "	لاٹ نمبر ۲۔
۲۲	قائم بھروانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میل ۷ تا ۹	۶۸ "	۱۰۱،۵۵ "	۳۹۸،۰۹ "	۳۳۵-۲۰ "	
۲۳	شور کوٹ ڈبکلاں روڈ لاٹ (۳)	۹۴ "	-	۱۲۱،۸۰ "	۳۰۸-۳۰ "	میل ۱ تا ۷ تک
۲۴	بھوانہ سرشمیر ۱۲ تا ۱۴	۱۸۹ "	۱،۹۰۸،۵۹ "	۱۴۱،۵۴ "	۵۳۲-۰۰ "	
۲۵	" " " ۱۶ تا ۱۶ سابقہ	۱۳۰ "	۱،۰۷۲،۶۳ "	۶۱۳،۱۵ "	۳۷۱-۲۰ "	
۲۶	ملتوی شدہ لاٹ ڈیرہ عادل والا میل نمبر ۱	۱۳ "	۱۳،۷۸ "	۳۱،۴۳ "	۱۸-۲۰ "	انڈر سائز خام

المشتہر چیئرمین کونسل جھنگ، فون نمبر ۲۰۷۶

1Pb-9321

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلیئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۱۲۱

مَیں برکت بی بی بیوہ چوہدری نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۲-۸-۲۸ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے

۲۔ طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی ۱۵۰ روپے

۳۔ چوڑی کڑا ایک تولہ مالیتی ۱۵۰ روپے

اسوقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الوصیۃ :- برکت بی بی بیوہ چوہدری نور محمد صاحب چک ۹۶ گ ب صریح ڈاکخانہ خاص ضلع فیصل آباد ۔

گواہ شد ۱ :- عبدالمجید انور پسر موصیہ مسل ۲۵۱۲۲

گواہ شد ۲ :- عبدالحمید سلیمی پسر موصیہ ۔

مسل نمبر ۲۵۱۲۲

مَیں عبدالمجید انور ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت (ٹیچر) عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۲-۸-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔

۱۔ ۱۷ کنال زمین زرعی واقع چک ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد مالیتی ۳۴,۰۰۰ روپے

۲۔ پلاٹ دس مرلہ واقع دارالفتوح ربوہ مالیتی ۲۰,۰۰۰ روپے

۳۔ مکان پختہ واقع چک ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد ½ مالیتی ۱۰,۰۰۰ روپے

نوٹ :- آئیٹم ۱ اور ۳ یہ میرے منجھلے بھائی عبدالحمید سلیمی کے ساتھ مشترکہ ہیں ۔ مَیں نے اپنا نصف درج کیا ہے ۔ آئیٹم ۱ میں دراصل کل اراضی ۳۴ کنال ہے ۔ مکان جو کہ آئیٹم ۳ میں درج ہے اس کی کل مالیت ۲۰,۰۰۰ روپے ہے ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۳۶ روپے ماہوار مل رہے ہیں اور مبلغ پانچ صد روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم اکتوبر ۸۲ء سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- ماسٹر عبدالمجید انور ولد چوہدری نور محمد صاحب چک ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد

گواہ شد ۱ :- عبدالحمید سلیمی برادر حقیقی موصی

گواہ شد ۲ :- علی محمد ولد عید اصاحب چک ۹۶ گ ب صریح ضلع فیصل آباد ۔

مسل نمبر ۲۵۱۲۳

مَیں BASHARI TARMUDI ولد TARMUDI اسسٹنٹ مبلغ عمر ۳۲ سال بیعت ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۳-۸۲ مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ ایک گھڑی مالیتی بیس ہزار روپے

" مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔"

اسوقت مجھے مبلغ ۵۴,۱۵۴ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں ۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- BASHARI TARMUDI

JIN BALIK PAN 1/10

P.O JAKARTA PURAT

انڈونیشیا ۔

گواہ شد ۲ :- مولوی حسن بصری ابن الحاج محمد رؤف صاحب انڈونیشیا

گواہ شد ۲ :- آر عبدالرحمٰن احمدی ابن بصری صاحب انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۵۱۲۴

مَیں ILMAN FAJAR ولد MUCHTOR HUSNY عمر ۲۲ سال بیعت ۱۱-۱۲-۷۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱-۱۹۸۲ مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ بکری مالیتی ۴۲,۰۰۰ روپے

۲۔ دو گھڑیاں مالیتی ۲۸,۰۰۰ روپے

" مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں "

اسوقت مجھے مبلغ ۱۴,۰۰۰ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔

العبد :- ILMAN FAJAR

JIBALIK PAPAN 1/10

JAKARTA PUSAT

انڈونیشیا

گواہ شد ۱ :- مولوی حسن بصری انڈونیشیا

گواہ شد ۲ :- (چوہدری) محمود احمد چیمہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۵۱۲۵

مَیں سید وسیم احمد ولد سید بشیر احمد پیشہ ریسرچ عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو۔کے لندن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۹۸۲ مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں ۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- سید وسیم احمد

26 COURTMLY ROAD

CROYDOMUK U.K لندن

گواہ شد ۱ :- سید بشیر احمد والد موصی

گواہ شد ۲ :- بشیر احمد

SOFARNLEY ROAD

SOUTH NOR WOOD

LONDON - SE

" الفضل " ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

سیّدی و مولائی، مُرشدی و ملجائی
ہے غلامِ دیرینہ آپ کا یہ شیدائی

ہے دعاؤں کا محتاج، اضطراب میں جس کو
بسترِ علالت پر آپ ہی کی یاد آئی

طالبِ دُعا ہے یہ آپ کا مریدِ خاص
آپ کا گدائے در یعنی قیس مینائی

(ڈاکٹر قیس مینائی۔ کراچی)

اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو زندۂ جاوید کیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء بابت سالِ نو تحریک جدید (مندرجہ الفضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء) کی روشنی میں جملہ مخلصین جماعت کو اپنے ان بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ جاوید رکھنے کی تمنا ہوگی۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ حضور انور کے فرمان کی تعمیل اور اپنی اس نیک خواہش کی تکمیل کے لئے جن بزرگوں کی طرف سے آپ حسب استطاعت وعدہ پیش کرنا چاہتے ہیں ان کے اسماء اور موعودہ رقم سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اور ہمیں موقعہ مہیا فرمائیں کہ آپ کے لئے حضور انور سے دعا کی درخواست کی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

تجدید اراکین مجلس افتاء کے سلسلہ میں الفضل مورخہ ۲۸/۱۱/۸۲ میں ایک نام ڈاکٹر عبداللطیف صاحب شائع ہوا ہے صحیح نام "ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی" ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس افتاء ربوہ)

پہلی سہ ماہی کے لئے مطالعہ کتب

خدام کے مطالعہ کے لئے جو کتب اس سال ۸۳-۱۹۸۲ء کی سہ ماہی اول کے لئے مقرر ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ماہ	کتاب کا نام	قیمت
جنوری	مسیح ہندوستان میں	۵-۰۰

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
کی طرف سے دعا ہے کہ احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ نیا سال مبارک کریں اور ان کے گھرانوں کو خوشیوں سے معمور رکھیں۔ آمین
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بقیہ:۔ سیرۃ النبیؐ

گئے۔ آنحضور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایسے گم تھے کہ عبادت کرتے کرتے خون کی گردش رک جاتی پنڈلیاں متورم ہو جاتیں مگر اپنے خدا کی محبت میں اُس کا ذکر فرماتے رہتے۔ دن رات کا کوئی مرحلہ ایسا نہ ہوتا تھا جب آپ ذکرِ الٰہی اور عبادات میں مصروف نہ ہوں وہ لوگ بھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے اور یہ الزام لگاتے تھے کہ نعوذ باللہ آپؐ نے قرآن کریم اپنی طرف سے بنالیا ہے وہ بھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ سے بہت محبت تھی مولانا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کے بے شمار مناظر ہیں محبت کا ایک پہلو یہ ہے کہ محبت کرنے والے کو یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں اس کا محبوب اس کی کسی ادنیٰ سی بھی حرکت سے ناراض نہ ہو۔ یہی حالت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ اگرچہ آپؐ گناہوں سے یکسر پاک تھے لیکن اس کے باوجود دن رات استغفار میں مشغول رہتے تھے تاکہ افرادِ امت آپؐ کی پیروی اختیار کرکے استغفار سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں۔

مولانا نے نہایت ایمان افروز مثالوں کے ذریعے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کو واضح کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی نظم تضمین بر "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" ترنم سے سنائی۔

آخر میں صدر جلسہ محترم مرزا عبدالحق صاحب نے مختصراً بتایا کہ سیرۃ النبی کے ان جلسوں کی ابتدا حضرت مصلح موعود نے آج سے قریباً ۵۵ سال قبل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سیرۃ النبیؐ کے ان ایمان افروز واقعات کو سننے کے بعد ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان پر عمل بھی کریں اور بڑی کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو اپنا ایسا معمول بنائیں جس میں کبھی کمی نہ آنے پائے اس کے بعد انہوں نے دعا کروائی اور یہ بابرکت جلسہ جو سوا نو بجے شروع ہوا تھا گیارہ بجکر بیس منٹ پر اختتام کو پہنچا۔

سالانہ نمبر
ماہنامہ خالد جنوری ۱۹۸۳ء ربوہ

ضخامت ۱۴۰ صفحات | ۱۹ رنگین تصاویر | یورپ کے اخبارات کے تراشوں سے بھرپور | قیمت صرف چھ روپے

الحمد للہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو یہ توفیق ملی ہے کہ وہ جلسہ سالانہ پر اپنے معزز قارئین کی خدمت میں حضور ایدہ اللہ کے پہلے دورۂ یورپ پر مشتمل ماہنامہ خالد کا سالانہ نمبر پیش کرے۔

آپ اس میں کیا پائیں گے

- اجتماع خدام الاحمدیہ سپین اور غلبۂ اسلام کے تذکرہ پر مشتمل حضور کا افتتاحی خطاب
- حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی رنگین تصاویر
- حضور کے پہلے دورۂ یورپ کی اہمیت و افادیت پر مشتمل حضور کے ہمرکاب سابقہ کے مضامین
- ممتاز احمدی شعراء کا منظوم کلام
- اور بہت سے دوسرے قیمتی مضامین
- اشتہارات کے محدود صفحات ——— محدود اشاعت

آج ہی ہمارے ایجنٹ حضرات، قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس کے ذریعہ یا براہ راست مرکز سے طلب فرما کر استفادہ فرمائیں!

قیمت صرف چھ روپے | آفسٹ کتابت و طباعت

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)